شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ
کے عطا کردہ علم و حکمت بھرے مہکے مہکے مدنی پھولوں کا حسین تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط:8)

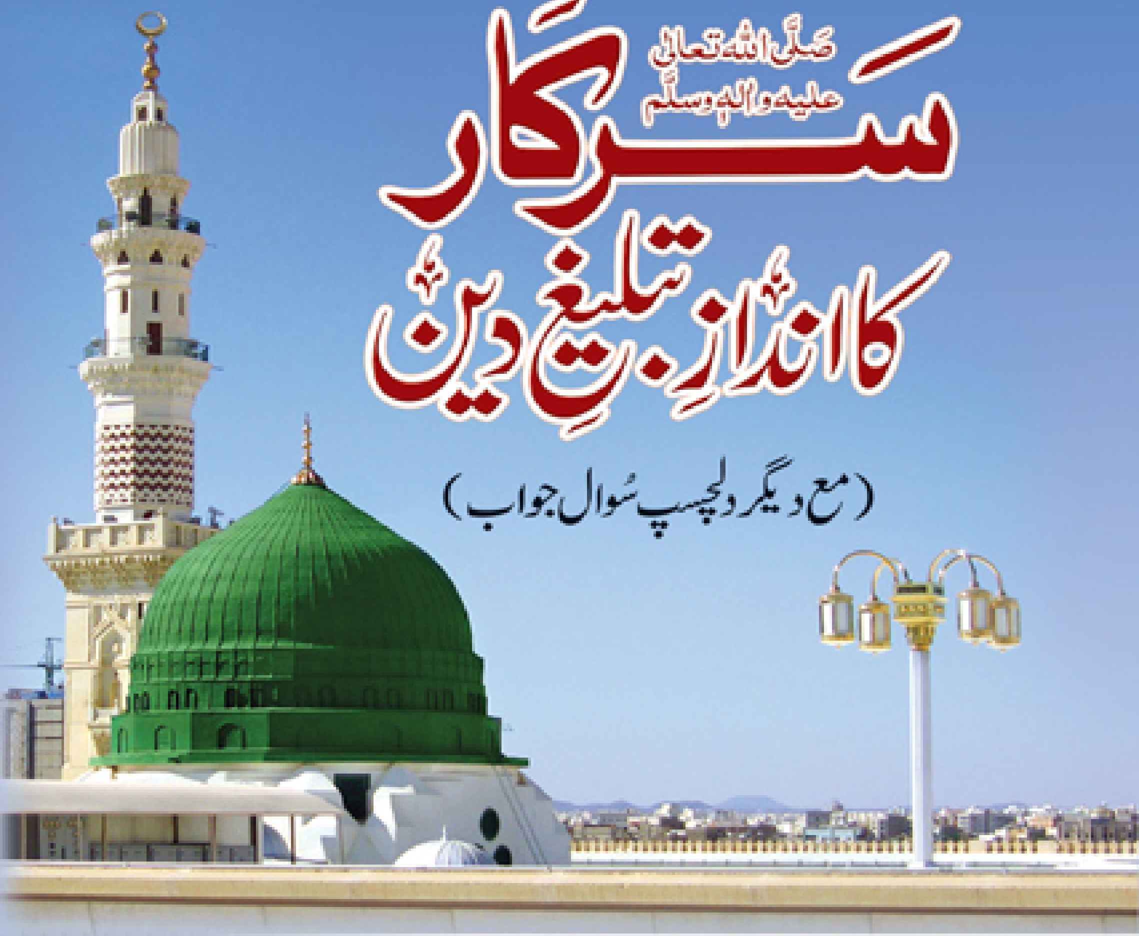

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اندازِ تبلیغِ دین

(مع دیگر دلچسپ سُوال جواب)

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اندازِ تبلیغِ دین 3
اخلاقِ کریمہ کی ایک جھلک 9
بزرگانِ دین کا صبر و تحمّل اور حسنِ اخلاق 15
مبلغین کے لیے 10 مدنی پھول 20
کفار سے دوستی کرنا کیسا؟ 24

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ

پہلے اِسے پڑھ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، علم و حکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِب، اخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخ طریقت امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دلچسپ اور علم و حکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیہ کا شعبہ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو ضروری ترمیم و اضافے کے ساتھ **"ملفوظاتِ امیر اہلسنّت"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

پیشِ نظر رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخلوص دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ

۹ ربیع الاوّل ۱۴۳۶ھ / 01 جنوری 2015ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سرکار صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اندازِ تبلیغِ دین

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (۳۲ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، نبیِّ رحمت، شفیعِ امت، مالکِ کوثر وجنت، محبوبِ رب العزّت، سراپا جود و سخاوت، قاسمِ نعمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: قیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

1 ...... اَلبدورُ السّافرۃ فی اُمورِ الاخرۃ، ص ۱۳۱، حدیث ۳۶۶

www.dawateislami.net

سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اندازِ تبلیغِ دین

عرض: ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دینِ اسلام کی دعوت کو کیسے عام فرمایا؟

ارشاد: سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ابتداءً تین سال تک اِسلام کی خُفیہ دعوت دی پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے عَلَی الْاِعْلان تبلیغ وارشاد کا حکم ہوا۔ اِسلام کی عَلَی الْاِعْلان دعوت شروع ہوتے ہی ظلم وستم کی جاں سوز آندھیاں چل پڑیں۔ آہ! نبیوں کے سرور، دوجہاں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو طرح طرح کی تکلیفیں اور اذیتیں دیتے، راستوں میں کانٹے بچھاتے، کبھی آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بدنِ اَطہر پر پتّھر برساتے تو کبھی ایسا بھی ہوا کہ سجدے کی حالت میں پُشتِ اَطہر پر بچہ دان (یعنی وہ کھال جس میں اونٹنی کا بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے) رکھ دیا۔

علاوہ اَزیں کُفّارِ جفاکار آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ عظمتِ نشان میں گستاخانہ جملے بکتے، پھبتیاں کستے، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جادوگر اور کاہن[1] بھی کہتے حتی کہ اُنہوں نے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عَلَی الْاِعْلان شہید کرنے

مدینہ

1 ...... جنّوں سے دریافت کرکے غیب کی خبریں یا قسمت کا حال بتانے والا۔

کا فیصلہ کرلیا۔ اس کے بعد کُفّار کے ظلم و سِتم کی وجہ سے بنو ہاشم اور بنو عبد المُطَّلب کو بھی تین سال تک مسلمانوں کے ساتھ بھوکے پیاسے شَعبِ ابی طالِب میں محصور رہنا پڑا۔

پیمبر دعوتِ اسلام دینے کو نکلتا تھا
نوید راحت وآرام دینے کو نکلتا تھا
نکلتے تھے قریش اس راہ میں کانٹے بچھانے کو
وُجُودِ پاک پر سو سو طرح کے ظلم ڈھانے کو
خدا کی بات سن کر مضحکے میں ٹال دیتے تھے
نبی کے جسم اَطہر پر نجاست ڈال دیتے تھے
تمسخر کرتا تھا کوئی تو کوئی پتھر اُٹھاتا تھا
کوئی توحید پر ہنستا تھا تو کوئی منہ چڑاتا تھا
قریشی مرد اُٹھ کر راہ میں آوازے کستے تھے
یہ ناپاکی کے چھرے چار جانب سے برستے تھے
کلامِ حق کو سُن کر کوئی کہتا تھا یہ شاعر ہے
کوئی کہتا تھا کاہن ہے کوئی کہتا تھا ساحر ہے

www.dawateislami.net

مگر وہ منبعِ حلم و حیا خاموش رہتا تھا

دعائے خیر کرتا تھا جفا و ظلم سہتا تھا

اعلانِ نُبُوَّت کے بعد نو سال تک میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مکّۂ مکرَّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعۡظِیۡمًا میں لوگوں میں نیکی کی دعوت دیتے رہے مگر بہت تھوڑے افراد نے دعوتِ اسلام کو قبول کیا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے پیارے صَحابہ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان پر کُفّارِ نابَہنجار کے ظلم وجَور کا زور بڑھتا جا رہا تھا۔ ان ناگُفتہ بِہ حالات میں بالآخِر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم طائِف تشریف لے گئے اور پہلے پہل بَنُو ثَقیف کے تین سرداروں کو اسلام کا پیغام پہنچایا۔

افسوس! ان نادانوں نے حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری باتیں سن کر بجائے سرِ تسلیم خم کرنے کے نہایت ہی سرکشی کا مُظاہَرہ کیا مگر میرے پیارے آقا میٹھے میٹھے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اب بھی ہمّت نہ ہاری اور دوسرے لوگوں کی طرف تشریف لائے اور انہیں دعوتِ اسلام پیش کی مگر ان ظالموں نے صرف اُول فُول بکنے ہی پر اِکتفا نہ کی بلکہ اَوباش لڑکوں کو بھی پیچھے لگا دیا جنہوں نے آہ! آہ! صد ہزار آہ! میرے میٹھے میٹھے آقا،

www.dawateislami.net

رحمتِ عالمیان آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جسمِ مبارک پر سنگباری شروع کر دی جس سے جسمِ نازنین زخمی ہو گیا اور اِس قدر خون شریف بہا کہ نعلینِ مُبارَکین خون مبارک سے بھر گئیں۔ جب آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بے قرار ہو کر بیٹھ جاتے تو کُفّارِ جفاکار بازو تھام کر اٹھا دیتے، جب پھر چلنے لگتے تو دوبارہ پتّھر برساتے اور ساتھ ساتھ ہنستے جاتے۔

بڑھے اَنبوہ در اَنبوہ پتّھر لے کے بَیگانے
لگے مینہ پتّھروں کا رَحمتِ عالم پہ برسانے
وہ اَبرِ لُطف جس کے سائے کو گلشن ترستے تھے
یہاں طائِف میں اس کے جسم پر پتّھر برستے تھے
جگہ دیتے تھے جن کو حامِلانِ عرش آنکھوں پر
وہ نعلینِ مبارَک ہائے خوں سے بھر گئیں یکسر
حُضور اس جَور سے جب چُور ہو کر بیٹھ جاتے تھے
شَقی آتے تھے بازو تھام کر اُوپر اٹھاتے تھے

قربان جایئے! سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، جنابِ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کہ اِتنا ستائے جانے کے باوُجُود بھی آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنی ذات کے لیے غصہ نہیں آتا اور نہ ہی اپنے دشمن کی بربادی و ہلاکت کی

www.dawateislami.net

آرزو ہے۔ اگر کوئی آرزو ہے تو فقط یہی کہ اسلام کا بول بالا ہو، اسلام کی روشنی پھیلے اور لوگ خدائے وحدہٗ لاشریک کی بارگاہ میں جھک جائیں۔ سیّدُ الثَّقَلَین، رحمتِ دارَین، شہنشاہِ کونین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عادتِ شریفہ تھی کہ ہر سال موسمِ حج میں تمام قبائلِ عرب کو جو مکّہ معظّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً اور نواحِ مکّہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً میں موجود ہوتے دعوتِ اسلام دیا کرتے تھے۔ اِسی غَرَض سے ان کے میلوں میں بھی تشریف لے جایا کرتے۔

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں کے ڈیروں پر جاکر تبلیغ فرماتے مگر کوئی آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تعاون کرنے میں آگے نہ بڑھتا، عرب کے ان سب قبائل کو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعوتِ اسلام دی مگر کوئی ایمان نہ لایا، ابو لہب لعین ہر جگہ ساتھ جاتا، جب آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہیں بیان فرماتے تو وہ برابر سے کہتا: اس کا کہنا نہ مانو، یہ بڑا دروغ گو (یعنی جھوٹا)، دین سے پھرا ہوا ہے۔ (والعیاذ باللہ)۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اپنے دین اور اپنے رسُول کا اعزاز منظور تھا، اس لیے نبوت کے گیارھویں سال ماہِ رجب المُرَجَّب میں جب آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حسبِ عادت مِنیٰ شریف میں عُقبہ کے نزدیک قبیلہ خَزرَج

کے چھ آدمیوں کو اسلام کی دعوت دی تو وہ ایمان لے آئے۔

انہوں نے مدینہ پاک پُہَنچ کر اپنے بھائی بندوں کو اسلام کی دعوت دی، آئندہ سال بارہ مرد ایّامِ حج میں مکہ معظمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا آئے اور انہوں نے عقبہ کے مُتَّصِل نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہاتھ پر عورتوں کی طرح بیعت کی کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے، چوری نہ کریں گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گے، زنا نہ کریں گے، بہتان نہ لگائیں گے، کسی امرِ معروف (نیکی کے کام) میں آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی نہ کریں گے چُونکہ عورتوں سے ان ہی باتوں پر بیعت ہوئی تھی اس لیے بیعتِ مذکورہ کو عورتوں کی سی بیعت کہا گیا۔ نُبُوَّت کے تیرھویں سال ایّامِ حج میں انصار کے ساتھ ان کی قوم کے بہت سے مُشرِک بھی بغرضِ حج مکۂ پاک زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں آئے، جب حج سے فارِغ ہوئے تو ان میں سے 73 مرد اور 2 عورتیں اپنی قوم سے چُھپ کر ایّامِ تشریق میں رات کے وقت عقبہ مِنٰی میں آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی

---

1 ...... سیرتِ رسولِ عربی، ص۹۷۔۹۹، ملخصاً

www.dawateislami.net

علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بے مثال حُسنِ اَخلاق، بے انتہا صبر و تحمل، حد درجہ عفْو و درگزر اور جہدِ مسلسل و سعیِ پیہم کا ہی یہ اثر تھا کہ آخر کار عَرَب قبائل گُروہ در گُروہ حلقۂ اسلام میں داخِل ہونے لگے اور نہایت مختصر سے عرصے میں جزیرۃُ الْعرب اسلام کے نُور سے جگمگا اٹھا۔ ہمارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُبارَک زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے جس طرح آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے محنت و مشقت کے ساتھ نیکی کی دعوت کو عام کیا اسی طرح ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے پیارے آقا و مولا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتوں کی بجا آوری اور اس راہ میں آنے والی ہر مصیبت کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہوئے نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے کوشاں ہو جائیں۔

ظُلم، کُفّار کے ہنس کے سَہتے رہے
پھر بھی ہر آن حق بات کہتے رہے
کتنی محنت سے کی تم نے تبلیغِ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُود و سلام (وسائلِ بخشش)

اَخلاقِ کریمہ کی ایک جھلک

عرض: سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَخلاقِ کریمہ کا کوئی واقعہ بیان فرما دیجیے۔

www.dawateislami.net

ارشاد: سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَخلاقِ کریمہ کے کیا کہنے کہ خود خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اخلاقِ کریمہ کے بارے میں پارہ 29 سُورۂ قلم کی آیت نمبر 4 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے۔

حضرتِ سیِّدنا سعد بن ہِشّام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس آیا اور عرض کی: اے اُمُّ الْمُؤمنین (رضی اللہ تعالٰی عنہا)! مجھے رسولِ خدا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَخلاق کے بارے میں بتایئے؟ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے ارشاد فرمایا: كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن یعنی آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خُلق قرآن تھا، کیا تُو نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں پڑھا: ﴿وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے۔[1] اعلٰی حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دیوان حدائقِ بخشش میں فرماتے ہیں:

مدینہ

1 ...... مُسندِ احمد، ج۹، ص۳۸۰، حدیث ۲۴۶۵۵

www.dawateislami.net

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا، تری خِلق کو حق نے جمیل کیا

کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا، ترے خالقِ حسن و ادا کی قسم!

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا کے مال و متاع کے لیے ارشاد فرمایا: ﴿قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ ۚ﴾ [1] ترجمۂ کنزالایمان: ”تم فرمادو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے۔“ دنیا کے قلیل ہونے کے باوجود ہم دنیوی نعمتیں نہیں گن سکتے تو جن کے اخلاق کے بارے میں ارشاد فرمایا: ﴿وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝﴾ [2] ترجمۂ کنزالایمان: ”اور بے شک تمہاری خو بو بڑی شان کی ہے۔“ ان کے اخلاقِ کریمانہ کو کماحقہٗ کیسے بیان کر سکتے ہیں۔ بہر حال حصولِ برکت کے لیے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حسنِ اخلاق اور صبر و تحمل کا ایک واقعہ پیشِ خدمت ہے چنانچہ حضرت سَیِّدُنا امام حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبدُاللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زَید بن سَعْنَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ جو قبولِ اسلام سے پہلے ایک یہودی عالم تھے۔ انہوں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کھجوروں کا سودا کیا، مُعاہدے کے مطابق کھجوریں دینے کی مُدّت میں ابھی دو تین دن باقی

مـــــــــــــــــــــــدینہ

1 ..... پ۵، النسآء: ۷۷

2 ..... پ۲۹، القلم: ٤

www.dawateislami.net

تھے کہ انہوں نے بھرے مجمع میں حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دامنِ اقدس پکڑ کر اِنتہائی تَلْخ و تُرش لہجے میں آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کَھجوروں کا مطالبہ کیا اور چِلاّ چِلاّ کر کہا: اے محمد! (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) تم سب عبدُ المُطَّلِب کی اولاد کا یہی طریقہ ہے کہ تم لوگ لوگوں کے حُقُوق ادا کرنے میں دیر لگاتے ہو۔

یہ منظر دیکھ کر حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جلال آ گیا اور نہایت ہی غضبناک نظروں سے گُھور کر دیکھا اور کہا: اے خدا عَزَّوَجَلَّ کے دشمن! تُو خدا کے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ایسی گستاخی کر رہا ہے، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر شَہَنْشاہِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اَدب مانِع نہ ہوتا تو میں ابھی تلوار سے تیری گردن اُڑا دیتا۔ یہ سن کر تاجدارِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (کمالِ انکساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: ”اے عمر! (رضی اللہ تعالٰی عنہ) تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟ تمہیں تو چاہیے تھا کہ مجھے ادائے حق کی ترغیب اور اس کو نرمی کے ساتھ تقاضا کرنے کی ہدایت کر کے ہم دونوں کی مدد کرتے۔“ پھر سلطانِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حکم دیا: اے عمر! (رضی اللہ تعالٰی عنہ) اس کو اس کے حق کے برابر کَھجوریں دے دو اور کچھ زیادہ بھی دے دو۔

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جب اس کو حق سے زیادہ کھجوریں دیں تو حضرتِ سیِّدُنا زید بن سَعْنَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا: اے عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) میرے حق سے زیادہ کیوں دے رہے ہو؟ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''چُونکہ میں نے ٹیڑھی ترچھی (یعنی غضبناک) نظروں سے دیکھ کر تجھے خوفزدہ کر دیا تھا، اس لیے تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب سینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تمہاری دلجوئی کے لیے تمہارے حق سے زیادہ کھجوریں دینے کا مجھے حکم دیا ہے۔'' یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا زید بن سَعْنَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا: ''اے عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کیا تم مجھے پہچانتے ہو کہ میں زَید بن سَعْنَہ ہوں۔'' حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: وُہی زید بن سَعْنَہ جو یہودیوں کا بڑا عالم ہے؟ انہوں نے کہا: ''جی ہاں'' یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا پھر تم نے شَہَنْشاہِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ایسی گفتگو کیوں کی؟ حضرتِ سیِّدُنا زید بن سَعْنَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جواب دیا کہ اے عمر! (رضی اللہ تعالٰی عنہ) دراصل بات یہ ہے کہ میں نے تَورات شریف میں جتنی نشانیاں نبیٔ آخرُ الزّماں صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پڑھی تھیں اُن سب کو میں نے تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں موجود پایا مگر دو اور

www.dawateislami.net

نشانیوں کے بارے میں مجھے اِمتحان کرنا باقی تھا: ایک یہ کہ نبیِّ آخِرُ الزّماں صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حِلْم (یعنی نرمی) جَہْل (یعنی جہالت) پر غالِب رہے گا اور دوسرا یہ کہ ان کے ساتھ جس قَدَر زیادہ جہل کا برتاؤ کیا جائے گا اُسی قدر ان کا حِلْم بڑھتا ہی چلا جائے گا لہٰذا اِس ترکیب سے میں نے ان دونوں نشانیوں کو بھی آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں دیکھ لیا اور میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نبیِ بَرحق ہیں اور اے عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ میں بہُت مالدار آدمی ہوں اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ ”میں نے اپنا آدھا مال حبیبِ پروردگار، سرکارِ ابد قرار، احمدِ مختار، دو جہاں کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمَّت پر صَدَقہ کیا۔“ پھر آپ بارگاہِ رسالتِ مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوئے اور کلمہ پڑھ کر دامنِ مصطفٰی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں آگئے۔(1)

دامنِ مصطفٰی سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حُضُور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَخلاقِ کریمہ اور تَحَمُّل و بُردباری کا ہی نتیجہ ہے کہ یہودیوں کے

مدینہ

(1)...... دَلائِلُ النُّبوَّۃ، ص ۹۲، ملخصًا

www.dawateislami.net

بَہُت بڑے عالِم حضرتِ سیِّدُنا زید بن سَعْنَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں سے لپٹ گئے اور ہمیشہ کے لیے غلامی کا پٹّا گلے میں ڈال لیا، دولتِ اِیمان سے دامَن بھر لیا اوراِس خوشی میں اپنا آدھا مال بھی سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے غلاموں پر نچھاور کر دیا۔

بزرگانِ دین کا صبر و تحمّل اور حسنِ اخلاق

عرض: اسلام کی اشاعت میں بزرگانِ دین کی مساعیٔ جمیلہ اور حسنِ اَخلاق و تحمُّل و بُردباری کے کچھ واقعات بیان فرما دیجیے۔

ارشاد: ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین علم و عمل کے پیکر ہوتے تھے۔ ہر ایک کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آتے یہاں تک کہ غیر مسلم ان کے حسنِ اخلاق اور اعلیٰ کردار سے متاثر ہو کر دامنِ اسلام میں آجاتے چنانچہ تذکرۃ الاولیا میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا بایزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کا ایک یہودی پڑوسی تھا وہ کہیں سفر میں چلا گیا اور اِفلاس کی وجہ سے اس کی بیوی چَراغ تک روشن نہیں کر سکتی تھی اور تاریکی کی وجہ سے اس کا بچّہ تمام رات روتا رہتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ہر رات اس کے یہاں چَراغ رکھ آتے اور جس وقت وہ یہودی سفر سے واپَس آیا تو اس کی بیوی نے تمام واقعہ سنایا جس کو سن کر اس نے کہا کہ یہ بات کس قدر افسوس ناک ہے کہ اِتنا عظیم

www.dawateislami.net

بُزرگ ہمارا پڑوسی ہو اور ہم گمراہی میں زندگی گزاریں۔ چُنانچہ میاں بیوی آپ کے ہاتھ پر مُشَرَّف بہ اسلام ہوگئے۔[1] اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اوران کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اسی طرح ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِین حسنِ اخلاق کا پیکر ہونے کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کا بھی خوب مظاہرہ فرماتے، کوئی کتنی ہی تکلیف دے انتقام لینے کے بجائے صبر و تحمل سے کام لیتے اس ضمن میں حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْهِ رَحمَةُ اللهِ الْغَفَّار کے صبر و تحمل کی حکایت ملاحظہ کیجیے چنانچہ تذکرۃ الاولیا میں ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْهِ رَحمَةُ اللهِ الْغَفَّار نے کسی یہودی کے مکان کے قریب کرائے پر مکان لے لیا اور آپ کا حُجرہ یہودی کے دروازے سے مُتَّصِل تھا۔ چُنانچہ یہودی نے دشمنی میں ایک ایسا پرنالہ بنوایا جس کے ذریعے پوری گندگی آپ رَحمَةُ اللهِ تعالٰی علیه کے مکان پر ڈالتا رہتا اور آپ رَحمَةُ اللهِ تعالٰی علیه کی نماز کی جگہ ناپاک ہو جایا کرتی اور بہت عرصہ تک وہ یہ عمل کرتا رہا لیکن آپ رَحمَةُ اللهِ تعالٰی علیه نے شکایت نہیں کی۔ ایک دن اس یہودی نے خود ہی آپ رَحمَةُ اللهِ تعالٰی علیه سے عرض کی کہ میرے پَرنالے کی وجہ سے آپ (رَحمَةُ اللهِ تعالٰی علیه) کو

مدینہ

[1] ...... تذکرۃُ الاولیا، ص ۱۴۲

www.dawateislami.net

کوئی تکلیف تو نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: پرنالہ سے جو غَلاظت گرتی ہے اس کو جھاڑو لیکر روزانہ دھوڈالتا ہوں، اس لیے مجھے کوئی تکلیف نہیں۔ یہودی نے عرض کی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو اِتنی اَذِیَّت برداشت کرنے کے بعد بھی کبھی غُصّہ نہیں آیا؟ فرمایا: خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ غصہ پر قابو پالیتے ہیں نہ صرف ان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں بلکہ انہیں ثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔ یہ سن کر یہودی نے عرض کی کہ یقیناً آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا مَذہب بہُت عُمدہ ہے کیونکہ اس میں دشمنوں کی اَذِیَّتوں پر صبر کرنے کو اچھّا کہا گیا ہے اور آج میں سچّے دل سے اسلام قَبول کرتا ہوں۔ (1) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فیضانِ اولیا کے صدقے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول کی نیکی کی دعوت، حسنِ اخلاق اور مِلنساری سے بھی متاثر ہو کر سینکڑوں کفار دولتِ اسلام سے مالامال ہو کر سنتوں بھری زندگی گزار رہے ہیں جس کی خبریں وقتاً فوقتاً اندرونِ ملک و بیرونِ

مدینہ

(1) ...... تذکرۃُ الاولیاء، ص ۵۱

www.dawateislami.net

ممالک سے موصول ہوتی رہتی ہیں۔ اس ضمن میں ایک مدنی بہار ملاحظہ کیجیے چنانچہ

صوبہ بلوچستان کے علاقے بیلہ (ضلع لسبیلا) کے رہائش پذیر ایک نو مسلم اسلامی بھائی کی داستان الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ پیشِ خدمت ہے: دینِ اسلام کی پُرنور فضاؤں میں آنے سے قبل میری زندگی کے "انمول ہیرے" کفر و شرک کی تاریک وادیوں میں ضائع ہو رہے تھے۔ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی شانِ بے نیازی پہ قربان کہ جس نے مجھ نکمّے اور کھوٹے انسان کو اسلام کی دولت عطا فرمائی۔ میرے قبولِ اسلام کا سبب دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک مبلغ اسلامی بھائی بنے۔ ہوا کچھ یوں کہ ایک دن میری ملاقات اس سبز عمامہ سجائے مبلغِ دعوتِ اسلامی سے ہو گئی۔ وہ اسلامی بھائی مجھے جانتے نہیں تھے، دورانِ گفتگو جب میں نے اپنا غیر مسلم ہونا ظاہر کیا تو ان کا رنگ ایک دم پھیکا پڑ گیا، ان کے چہرے پر غم کے آثار نمایاں تھے۔ اس اسلامی بھائی نے نہایت درد بھرے انداز میں اسلام کی عظمت، اس کے نمایاں پہلو اور مساوات کے بارے میں بتایا کہ اسلام میں کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں۔ مجھے یوں محسوس ہونے لگا جیسے یہ میرے بہت بڑے خیر خواہ ہیں،

www.dawateislami.net

ان کے دلکش اور لجاجت بھرے انداز نے میرا دل مُوہ لیا۔ ان کی پُر تاثیر گفتگو سے میں بے حد متأثر ہوا کیونکہ آج تک اس انداز میں اسلام کے متعلق کسی نے نہیں سمجھایا تھا نیز اُن کے حُسنِ اخلاق اور ملنساری کے انداز نے مجھے اپنا گرویدہ بنالیا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ نجات اِسی راستے پر چلنے میں ہے چنانچہ میں نے اسی اسلامی بھائی کے ہاتھ پر ۱۹ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۷ھ بمطابق 12 جولائی 2006ء کو کلِمۂ طیّبہ " لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" پڑھا اور اسلام قبول کر لیا۔

میری خوش نصیبی کہ اسلام قبول کرنے کے کچھ ہی دنوں بعد دعوتِ اسلامی کے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع کی تیاریاں شروع ہو گئیں ۔ ایک اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش کی بدولت مجھے بھی بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اجتماع میں لاکھوں لاکھ عمامے اور داڑھی والے اسلامی بھائیوں کو دیکھ کر دل میں اسلام کی عظمت اور دعوتِ اسلامی کی محبت گھر کر گئی۔ ذکر و دعا اور تصورِ مدینہ نے مجھے ایک پُرکیف روحانیت سے سرشار کر دیا۔ اجتماع کے اختتام پر ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش کی بدولت راہِ خدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول

www.dawateislami.net

کے ہمراہ 12 دن کے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے کی جہاں دیگر بے شمار برکتیں نصیب ہوئیں وہیں دینِ اسلام کے بہت سارے بنیادی مسائل سیکھنے کا بھی موقع ہاتھ آیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوں اور سنّتوں بھری زندگی گزار رہا ہوں۔

مُبَلِّغین کے لیے 10 مدنی پھول

عرض: کُفّار کو اسلام کی طرف راغب کرنے اور انہیں نیکی کی دعوت دینے کے لیے مبلّغ کا کن صِفات سے مُتَّصِف ہونا ضروری ہے اس بارے میں کچھ مدنی پھول ارشاد فرما دیجیے۔

ارشاد: کُفّار کو اسلام کی طرف راغب کرنے اور انہیں مُؤثر طور پر نیکی کی دعوت دینے کے لیے مُبلّغین کے 10 مدنی پھول ملاحظہ کیجیے:

۞ **اِیمانِ مُحکم و یقینِ کامِل:** دینِ اسلام کہ مبلغ جس کی طرف لوگوں کو دعوت دے رہا ہے اُس پر خود اس کا ایمان اتنا پختہ اور یقین ایسا مُحکَم (مضبوط) ہو کہ اس میں ذرّہ برابر بھی شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو۔ دنیا کا کوئی مال و دولت، زَیب وزینت، حرص و طمع، جَبْر واِکْراہ (زبردستی) راہِ حق سے اسے برگشتہ (دُور) نہ کر سکے۔

www.dawateislami.net

- **علمِ دین:** اِسلام کے بارے میں اِس قَدَر علم رکھتا ہو کہ دوسروں کو اس کی ترغیب دِلا سکے، اسلام لانے کے فوائد اور اس پر ملنے والی بشارات سے آگاہ کر سکے اور اسلام نہ لانے کے نقصانات اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قہر و غضب و عذاب سے ڈرا سکے نیز لوگوں کی طرف سے وارِد غیر متوقّع سُوالات سے پریشان یا کسی وَسوسے کا شکار نہ ہو۔
- **عملِ صالح:** ارکانِ اسلام کا پابند اور سُنَّتِ رسُول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا آئینہ دار ہو یعنی باعمل ہو کہ زیورِ علم کے ساتھ عمل کی قوت بھی ہو تو دعوت زیادہ مُؤَثِّر و کارآمد ہوتی ہے۔
- **اخلاص و رِضائے الٰہی:** اسلام کی دعوت دیتے وقت خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی نیت ملحوظِ خاطر (پر دِلی توجہ) رہے، نیکی کی دعوت کے صلے (بدلے) میں کسی دُنیوی مال و جاہ یا نمود و نمائش کا طالب نہ ہو بلکہ محض بارگاہ خداوندی سے اَجر و ثواب کا اُمّیدوار ہو اور ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے“ کے عالمگیر مَدَنی مقصد کی بجا آوری کے لیے حقیقی جذبے سے سرشار ہو۔
- **اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکل:** اپنے کثیر علم، زورِ بیان اور صلاحیت و قابلیت پر نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کرنے والا ہو کہ وُہی ہدایت دینے والا ہے۔

www.dawateislami.net

❁ اَخلاق وکِردار: حُسنِ اخلاق کا پیکر ہو اور نرمی کا خوگر ہو۔ قرآنِ مجید میں ہے: ﴿ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ﴾(1) ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔

❁ صَبْر و تَحَمُّل، عَفْو و دَرگُزر: راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں کوئی مشکل درپیش ہو جائے، کسی تلخ کلام سے واسِطہ پڑ جائے تو صبر کرنے والا ہو بلکہ کوئی پتَّھر بھی مار دے تو آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنَّت کی نیَّت کرتے ہوئے اسے مُعاف کرنے کا جذبہ رکھتا ہو نہ کہ انتقامی جذبات سے مغلوب ہو کر طیش میں آجائے کہ

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

مبلِّغ جب کسی کو نیکی کی دعوت دے تو نہایت خوش اَخلاقی اور خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ حجۃ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی ”کیمیائے سعادت“ میں نَقْل کرتے ہیں: کسی نے مامونُ الرشید کو کسی

---

1 ...... پ ۱۴، النّحل: ۱۲۵

www.dawateislami.net

غَلَطی پر سختی سے ٹوکا، اس پر اُس نے کہا، بزرگوار! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ سے بہتر یعنی حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت سیِّدُنا ہارون عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مجھ سے بدتر یعنی فرعون کے پاس جانے کا جب حکم فرمایا تو ارشاد ہوا: ﴿فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا﴾ [1] ترجمۂ کنزالایمان: تو اس سے نرم بات کہنا۔ [2] صبر و تحمّل اور عفو و درگزر کے حوالے سے سفرِ طائف اور فتحِ مکّہ کے بے مثال واقعات ہماری رہنمائی کے لیے کافی ہیں۔

- **حِکمت و حُسنِ تدبیر:** حالات بھانپ کر اور موقع محل دیکھ کر اس کے مطابق گفتگو کرنے والا ہو کہ اگر مُعاملہ دشوار ہو جائے تو حکمتِ عملی سے اس کو ٹال سکے، خود کسی بحث و تکرار میں نہ اُلجھے بلکہ اس کے لیے کسی عالِم صاحِب کے پاس جانے کا مشورہ دے۔
- **اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر:** جہاں بھی کوئی برائی دیکھے حسبِ اِستِطاعت (اپنی بِساط اور حیثیّت کے مطابق) امر بالمعروف و نہی عن المنکر (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع) کرنے والا ہو۔ اس میں ٹالم ٹول

مــــــــــــــــــــــــــــدینه

1 ...... پ ۱۶، طٰہٰ: ۴۴

2 ...... اِحیاءُ الْعُلُوم، ج۲، ص۴۱۱

www.dawateislami.net

سے کام لے نہ کسی ملامت کرنے والے کی پروا کرے۔

❁ **رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے پُراُمید:** ہمیشہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر نظر رکھنے والا ہو اور مایوسی کو قریب بھی نہ پھٹکنے دے۔

کافر سے دوستی کرنا کیسا ہے؟

عرض: کافِر سے دوستی کرنا کیسا ہے؟

ارشاد: صحبت کا بڑا اثر ہوتا ہے، اچھے دوست کی صحبت اچھا اور بُرے دوست کی صحبت بُرا رنگ لاتی ہے لہٰذا اچھے دوست کا انتخاب کرتے ہوئے بُرے دوست سے دور بھاگنا چاہیے کہ اس کی صحبت دین و ایمان کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے اس لیے حدیثِ پاک میں دوستی کرنے سے پہلے جانچ پڑتال کرنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے چنانچہ خلق کے رہبر، شافعِ محشر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بختور ہے: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو تم میں سے ہر ایک دیکھے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔ [1]

کافر سے دوستی کرنا سخت حرام اور گناہ ہے چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "ہر کافر سے دوستی اور ملاپ سخت منع، حرام اور بہت بڑا گناہ

مدینہ

1 ...... اَبُو داؤد، ج۴، ص۳۴۱، حدیث ۴۸۳۳

www.dawateislami.net

ہے اور اگر دِینی رُجحان کی بناء پر ہو تو بِلا شُبہ کفر ہے۔"(1)

کُفّار سے دوستی کی ممانعت پر آیاتِ مبارکہ

عرض: کفّار سے دوستی کے بارے میں قرآنِ مجید ہماری کیا رہنمائی فرماتا ہے؟

ارشاد: قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر کفّار سے دوستی و مُوالات (یعنی باہمی اتّحاد) کی مُمانَعت بیان فرمائی گئی ہے چُنانچہ پارہ 3 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 28 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِينَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اُسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت صدر الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی خزائن العرفان میں فرماتے ہیں: کُفّار سے دوستی و مَحبَّت ممنوع و حرام ہے، انہیں رازدار بنانا، ان سے

مــــــــــــدینہ

1 ...... فتاویٰ رَضَویہ، ج ۲، ص ۱۲۵

www.dawateislami.net

مُوالات (یعنی باہمی اتحاد) کرنا ناجائز ہے۔ اگر جان یا مال کا خوف ہو تو ایسے وقت صِرف ظاہِری برتاؤ جائز ہے۔

پارہ 7 سورۃُ الْاَنْعام کی آیت نمبر 68 میں ارشادِ ربُّ العباد ہے:

اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾	ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان تفسیر نورالعرفان میں فرماتے ہیں: اِس سے معلوم ہوا کہ بُری صحبت سے بچنا نہایت ضَروری ہے۔ بُرا یار بُرے سانپ سے بدتر ہے کہ بُرا سانپ جان لیتا ہے اور بُرا یار ایمان برباد کرتا ہے۔

اسی طرح پارہ 28 سورۃ المجادلہ کی آیت نمبر 22 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ	ترجَمۂ کنزالایمان: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کُنبے والے ہوں۔

www.dawateislami.net

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر نور العرفان میں ہے:"یعنی مومنِ کامل کی علامت یہ ہے کہ اس کا دِل کُفّار کی طرف نہیں جُھکتا اور اِن سے مُطلقاً اُلفت نہیں ہوتی، اس کے ماں باپ بھائی بہن کافِر ہوں تو اس کے دل میں ان سے اُلفت نہیں ہوتی، محبتِ الٰہیہ دل میں دُشمنانِ دین کی محبّت نہیں آنے دیتی۔ اللہ تعالیٰ ایسا کامِل اِیمان نصیب کرے۔ اس آیت سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو کہتے ہیں کہ ہر مؤمن و کافر کو اپنا بھائی سمجھو۔"

پارہ 12 سورۂ ہود کی آیت نمبر 113 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُۙ ترجَمۂ کنزالایمان: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے: اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافِروں اور بے دِینوں اور گمراہوں کے ساتھ مَیل جُول، رسم وراہ، مَوَدَّت و مَحبّت، ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔

پارہ 6 سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 51 میں اِرشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو!

www.dawateislami.net

اَلْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ؔ	یہود و نصارٰی کو دوست نہ بناؤ
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ	وہ آپس میں ایک دوسرے کے
يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ	دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ	سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾	سے ہے بے شک اللہ بے انصافوں
	کو راہ نہیں دیتا۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَيْهِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیتِ مبارکہ کے تحت خزائن العرفان میں فرماتے ہیں: اِس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و مُوالات یعنی ان کی مدد کرنا، ان سے مدد چاہنا، ان کے ساتھ محبت کے رَوابِط رکھنا ممنوع فرمایا گیا۔

شانِ نُزول: یہ آیت حضرتِ عُبادہ بن صامِت رضی اللہ تعالٰی عنہ صحابی اور عبدُ اللہ بن اُبی سلول کے حق نازِل ہوئی جو منافقین کا سردار تھا۔ حضرتِ عُبادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ یَہود میں میرے بَہُت کثیر التعداد دوست ہیں جو بڑی شوکت و قوت والے ہیں اب میں ان کی دوستی سے بیزار ہوں اور اللہ و رسول کے سوا میرے دل میں اور کسی کی مَحبَّت کی گنجائش نہیں۔ اس پر عبدُ اللہ بن اُبی نے کہا کہ میں تو یہود کی دوستی سے

www.dawateislami.net

بیزاری نہیں کر سکتا۔ مجھے پیش آنے والے حَوادِث کا اَندیشہ ہے اور مجھے ان کے ساتھ رسم وراہ رکھنی ضَروری ہے۔ حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اس سے فرمایا کہ یہود کی دوستی کا دم بھرنا تیرا ہی کام ہے عُبادہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کا کام نہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ کافر کوئی بھی ہوں ان میں باہَم کتنے بھی اِختلاف ہوں مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ سب ایک ہیں، اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ (یعنی کفر ایک ہی قوم ہے) اس میں بہت شِدّت و تاکید ہے کہ مسلمانوں پر یہود و نصاریٰ اور ہر مخالِفِ دینِ اسلام سے علیٰحدگی اور جُدا رہنا واجب ہے۔

کفّار سے دوستی کی ممانعت پر احادیثِ مبارکہ

عرض: کفّار سے دوستی کی ممانعت پر چند احادیثِ مبارکہ بھی بیان فرما دیجیے۔

ارشاد: قرآنِ مجید کی طرح احادیثِ مبارکہ میں بھی کُفّار سے دوستی و ہم نشینی کی سخت مُمانَعَت بیان فرمائی گئی ہے، اس بارے میں چند احادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجیے اور کفار سے دوستی کرنے اور ان کی صحبتِ بد سے بچنے کا سامان کیجیے:

- حضورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو جس قوم سے دوستی رکھتا ہے اُس کا حَشر اسی کے ساتھ ہو گا۔ (1)

---

1 ...... مُعْجَمِ اَوْسَط، ج۵، ص۱۹، حدیث ۴۵۰ ۶

www.dawateislami.net

❁ جو مشرک سے یکجا ہو اور اس کے ساتھ رہے وہ اسی مشرک کی مانند ہے۔(1)

❁ بُرے مُصاحِب (یعنی ساتھی) سے بچ کہ تو اِسی کے ساتھ پہچانا جائے گا۔(2)

❁ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب و اَصہار (یعنی وہ رشتے دار جن سے شادی جائز نہیں) پسند کئے اور عنقریب ایک قوم آئے گی کہ انہیں برا کہے گی اور اِن کی شان گھٹائے گی، تم اُن کے پاس مت بیٹھنا، نہ ان کے ساتھ پانی پینا، نہ کھانا کھانا، نہ شادی بیاہت کرنا۔(3)

❁ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو شخص کسی قوم سے دوستی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے انہیں کا ساتھی بنائے گا۔(4)

❁ ہر قوم کے دوستوں کو اللہ تعالیٰ انہیں کے گُروہ میں اُٹھائے گا۔(5)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کُفّار سے دوستی وہم نشینی کی مُمانَعت پر قرآن و حدیث سے کثیر دلائل نَقْل کرنے کے بعد خُلاصۂ کلام یوں اِرشاد فرماتے

---

❶ ...... اَبُو داؤد، ج۳، ص ۱۲۲، حدیث ۲۷۸۷

❷ ...... کَنْزُ الْعُمَّال، ج۹، ص۱۹، حدیث ۲۴۸۳۹

❸ ...... کَنْزُ الْعُمَّال، ج۱۱، ص۲۴۱، حدیث ۳۲۴۶۵

❹ ...... جامِع صغیر، ص۲۰۷، حدیث ۲۷۴۶

❺ ...... مُعْجَمِ کَبِیْر، ج۳، ص۱۹، حدیث ۲۵۱۹

www.dawateislami.net

ہیں: بِالجملہ بلاضرورتِ شَرعِیَّہ اس اَمر کامرتکِب نہ ہوگا مگر دین میں مداہِن (سُستی کرنے والا۔بات چُھپانے والا) یا عقل سے مَبائِن (عاری)، سُبْحٰنَ اللہ! کتنے شرم کی بات ہے کہ آدمی کے ماں باپ کو اگر کوئی گالی دے اس کی صورت دیکھنے کو روادار نہ رہے اور خدا اور رسول کو بُرا کہنے والوں کو ایسا یارِ غار بنائے! ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ﴾[1] ترجمۂ کنزالایمان: ''ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔'' رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (یعنی) تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسے اس کی اولاد اور ماں باپ اور تمام آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔[2] دلائل کثیر ہیں اور گوش شِنْوا (یعنی جو سُن کر کہا مانے اور عبرت حاصل کرے) کو اِسی قدر کافی، پھر جو نہ مانے سنگدل ہے اور کافر آگ، آگ کا ساتھ جو پتّھر دے گا وہ خود اِتنا گرم ہو جائے گا کہ آدمی کو اس سے بچنا چاہیے، پس اگر اہلِ اسلام ان لوگوں (یعنی کفار سے دوستی کرنے والوں) سے اِحتِراز (پرہیز) کریں کچھ بے جا نہ کریں گے۔[3]

مــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

1 ...... پ۲، البقرۃ: ۱۵۶

2 ...... بُخارِی، ج۱، ص۱۷، حدیث ۱۵

3 ...... فتاوٰی رَضَوِیّہ، ج۲۴، ص۳۱۹

www.dawateislami.net

ماخذومراجع

	نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
1	قرآنِ پاک	کلام باری تعالیٰ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
2	ترجمۂ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان، متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
3	خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
4	صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
5	سنن ابی داود	امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفّٰی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
6	مسند امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفّٰی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
7	المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفّٰی ۳۶۰ھ	دارالفکر بیروت
8	المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفّٰی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
9	کَنْزُ الْعُمَّال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفّٰی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
10	الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
11	دلائل النبوۃ	امام ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بیہقی، متوفّٰی ۴۵۸ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
12	البدورُ السافرۃ فی اُمور الآخرۃ	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفّٰی ۹۱۱ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ ۱۴۲۵ھ
13	سیرت رسول عربی	علامہ نور بخش توکلی، متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
14	احیاء علوم الدین	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی، متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء
15	فتاوٰی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان، متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضافاؤنڈیشن مرکز الاولیالاہور
16	تذکرۃ الاولیا	شیخ فرید الدین عطار، متوفّٰی ۶۳۷ھ	اِنتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ

فہرس

دُرُود شریف کی فضیلت 2
سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اندازِ تبلیغِ دین 3
اَخلاقِ کریمہ کی ایک جھلک 9
بزرگانِ دین کا صبر و تحمل اور حسنِ اخلاق 15
مُبَلِّغِین کے لیے 10 مدنی پھول 20
کافر سے دوستی کرنا کیسا ہے؟ 24
کُفّار سے دوستی کی ممانعت پر آیاتِ مبارکہ 25
کُفّار سے دوستی کی ممانعت پر احادیثِ مبارکہ 29

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

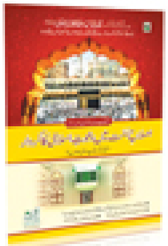
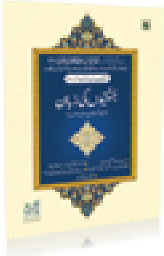

ISBN 978-969-631-477-6
0125191
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net